شذرات

حضرت الاستاذ امام عبیداللہ سندھی وطن عزیز کو آزاد کرانے کے سلسلے میں جب مالہاسال کی جلاوطنی کے بعد وطن واپس لوٹے تو سب سے پہلے آپ نے جو اپنے ہم وطن بھائیوں کو جو خبردار کرنا چاہا وہ آپ کا یہ خطاب تھا :

"یہ گھروندے جو تم نے بنا کر رکھے ہیں اور انھیں تم نک الافلاک سے بلند سمجھتے ہو یہ گھروندے زمانے کے ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ تمہارا تمدن تمہارا مزاج، تمہارے افکار، تمہاری سیاست اور تمہاری سیاست سب کھوکھلی ہو چکی ہے۔ تم اسے اسلامی تمدن کہتے ہو لیکن اس تمدن میں اسلام کا کہیں شائبہ بھی نہیں۔ تم مذہب کا نام لیتے ہو، لیکن یہ مذہب تمہاری ہٹ دھرمی کا نام ہے۔ مسلمان بنتے ہو تو اسلام کو سمجھو، تمہارے امراء جاہ پرست ہیں، حکمران شہوات میں پڑے ہیں اور غریب طبقے توہمات کا شکار ہو رہے ہیں بدلو ورنہ زمانہ تمہارا نشان تک بھی نہ چھوڑے گا۔ سنبھلو ورنہ مٹا دیئے جاؤ گے"۔

حضرت امام سندھی کا یہ خطاب پاکستان بننے سے پہلے کا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گئے اور پاکستان بننے کے اس سے بدتر منظر برصغیر میں ہم نے دیکھا اور پاکستان بننے کے بعد بھی آج یہ منظر دیکھنے میں آرہا ہے۔ اللہ خیر فرمائے۔

حضرت امام کے خیال میں قرآن مجید کل انسانیت کے بنیادی فکر کا ترجمان ہے اور یہ بنیادی فکر کبھی بدلا ہے اور نہ آئندہ کبھی بدلے گا۔ اور سارے ادیان، مذاہب اور فلسفوں کا

الولی حیدر آباد

اصل الاصول یہی فکر ہے اس بنیادی فکر کو فطرت اللہ کہہ لیجیے۔ اسے دین کا نام دیجئے یا اسے ضمیر انسانی سے تعبیر کیجیے۔ اسی ضمیر انسانی کی ترجمانی انبیاء، علماء اور حکماء کرتے آئے ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اصلی فکر میں باہر سے گرد میں شامل ہوتی گئیں۔ اور بار بار نئی تعبیر کی ضرورت پڑی۔ قرآن مجید اسی بنیادی فکر کا ترجمان ہے اور یہ بنیادی فکر عالمگیر ازلی ابدی اور لازوال ہے۔ قرآن میں بیشک اس کا جامہ عربی ہے اور ام القریٰ اور "من حولہا" کو سمجھانے کے لیے ماحول کے لوازم کا خیال رکھا گیا ہے لیکن مشاہدہ حق کے بیان کے لیے ہمیشہ سے "ساغر ومینا" کی ضرورت پڑتی رہی ہے اہل نظر جانتے ہیں کہ کہنے والے نے کیا کہا ہے اور ان کو اس کا بھی علم ہوتا ہے کہ الفاظ وتراکیب کی سرحد سے بہت پرے معانی کا مقصود اصلی کیا ہے۔

قرآن مجید اسی ضمیر انسانی کا ترجمان ہے۔ حضرت امام کے نزدیک گیتا نے بھی اپنے زمانے میں اسی حقیقت کی ترجمانی کی تھی۔ توریت اور انجیل بھی اسی ضمیر انسانی کے شارح ہیں اور حکماء نے بھی کہیں کم کہیں زیادہ اس سے پردہ اٹھایا ہے۔ امام کے نزدیک گیتا حق ہے لیکن اس کی جو غلط تعبیر کی گئی ہے وہ کفر ہے۔ توریت اور انجیل حق ہیں جو غلط معانی ان کے الفاظ کو پہنائے گئے ہیں وہ باطل ہیں۔ اسی طرح قرآن حق ہے لیکن جس طرح مسلمان اس کو عام طور پر مانتے ہیں اور جو تفسیر وہ کرتے ہیں وہ حق نہیں ہے۔ اگر گیتا اور انجیل کو غلط طور پر ماننے والے کافر قرار دیئے جاسکتے ہیں تو قرآن کو غلط مفہوم میں ماننے والے کیسے مومن کہے جائیں گے۔

تعلیمات شاہ ولی اللہ کے آئینہ میں امام سندھی نے قرآن مجید کو اصلی شکل میں دیکھا اور انھیں معلوم ہوا کہ خالص اور بے میل انسانیت ہی قرآن کا صحیح اور مکمل نصب العین ہے جو تعلیم عام انسانیت کے تقدم اور تقدیم میں ممد و معاون ہے وہ حق ہے اور جو تعلیم انسانیت کے ارتقاء میں حارج ہو وہ تعلیم حق نہیں ہوسکتی۔ ان معنوں میں قرآن مجید امام سندھی کا عقیدہ بنا اور قرآن کے نظام کو بھی شکل دینے کے لیے جدوجہد کرنا زندگی کا مقصد ٹھہرا۔

قرآن کے اصولوں پر خالص انسانیت کا قیام امام سندھی کا عقیدہ ہے۔ ان کے نزدیک خالص بے میل انسانیت ہی فطرۃ اللہ کی محافظ ہے اور سچا دین اگر ہے تو یہی ہے۔

امام سندھی اپنے اس خیال کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اسلام کی تعلیمات

باب لباب قرآن مجید کی اس آیت کا هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ہے یعنی قرآن کا مقصود اصلی سب دینوں اعلیٰ دین یعنی سب فکروں سے بلند تر فکر یا سب سے بلند بین الاقوامی نظریہ جو زیادہ سے زیادہ انسانیت پر جامع ہو پیش کرنا اور اس پر عمل کرانا ہے یہ دین دوسرے ادیان کو مٹانے نہیں آیا۔ سب ادیان کی بنیادی صداقت کو تسلیم کرتا ہے اور سب قوموں کے وجود کو مانتا ہے لیکن اس کا کہنا ہے تاریخ میں یہ ہوتا آیا ہے کہ ایک قوم ایک مذہب کو اختیار کرتی ہے اور جوں جوں زمانہ گزرتا ہے وہ اسے اپنے رنگ میں رنگتی جاتی ہے اور اسی طرح انسانی دین قومی دین میں پایا جاتا ہے، لیکن اس قوم کا اصرار ہوتا ہے کہ اس کا دین ہی ساری انسانیت کا دین ہے اور صرف یہی قوم انسانیت کی حامل اور نمائندہ ہے بیشک ابتداء میں ان کا یہ فکر دین انسانی ہوتا ہے اور اس میں ہر رنگ اور نسل والے کو بار مل جاتا ہے لیکن آہستہ آہستہ یہ قومی بن جاتا ہے اور آخر میں نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ہر فرد یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں اور صرف میں ہی حق پر ہوں باقی لوگ سب گمراہ لا گمراہ ہیں۔ امام سندھی فرماتے ہیں کہ وہ دین جو ساری انسانیت کا شیرازہ بن کر آتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ انتہائی انتشار اور نزاع کا باعث بن جاتا ہے۔ قرآن اس کو کفر قرار دیتا ہے۔ (ص۳۶)